



سوال

(164) حق مہر کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا آدمی اپنی بیٹی یا بہن کے مہر کے عوض نکاح کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کی بیٹی یا بہن کا مہر اس عورت کا اپنا حق ہے، ہاں اگر کوئی عورت اپنا سارا مہر یا اس کا کچھ حصہ اپنی رضامندی اور اختیار سے اسے بہہ کر دے اور اس کا یہ عمل شرعاً معتبر بھی ہو تو وہ ایسا کر سکتی ہے، اور اگر وہ اپنا مہر اسے نہ دے تو اس کا اس سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے صرف باپ اپنی بیٹی کے حق مہر سے اتنا سالا سکتا ہے جو بیٹی کے لیے ضرر رساں نہ ہو اور نہ وہ کسی سے امتیازی سلوک کرے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ) (رواہ الترمذی فی الاحکام باب 22 والنسائی فی کتاب البیوع باب 1 و احمد 6 162 و ابن ماجہ فی کتاب التجارات باب 64)

”سب سے پاکیزہ مال جو تم کھاتے ہو وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی سے ہے۔“ دارالافتاء

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

نکاح، صفحہ: 179

محدث فتویٰ